© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الاعراف

آیات ۷۳ تا ۷۹

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی
الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ
مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ
ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾

ن و ق

نَاقَ یَنُوْقُ (ن) نَوْقًا : چیز کو ترتیب سے جمانا، کام کو اچھی طرح کرنا۔

نَاقَةٌ (اسم ذات) : اونٹنی، آیت زیر مطالعہ ۷۳۔

س ھ ل

سَهُلَ یَسْهُلُ (ک) سُهُوْلَةً : نرم ہونا، آسان ہونا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سَہْلٌ ج سُہُوْلٌ: نرم اور ہموار زمین۔ زیر مطالعہ آیت ۷۴۔

ن ح ت

نَحَتَ یَنْحِتُ (ض) نَحْتًا: لکڑی پتھر وغیرہ کو چھیل کر ہموار کرنا' سنگ تراشی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۴۔

ع ت و

عَتَا یَعْتُوْ (ن) عُتُوًّا اور عِتِیًّا: حد سے گزرنا' سرکشی کرنا' نافرمانی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۷۔

عَاتِیَۃٌ (اسم الفاعل کے معنی میں صفت): حد سے گزرنے والی یعنی حد سے زیادہ۔ ﴿فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ﴾ (الحاقۃ) ''تو وہ لوگ ہلاک کیے گئے ایک حد سے زیادہ تیز ہوا سے۔''

ر ج ف

رَجَفَ یَرْجُفُ (ن) رَجْفًا: کسی کا شدت سے مضطرب ہونا۔ (۱) لرزنا' کانپنا۔ (۲) زلزلہ آنا۔ ﴿یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ﴾ (المزمل:۱۴) ''جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ۔''

رَجْفَۃٌ: زلزلہ۔ زیر مطالعہ آیت ۷۸۔

رَاجِفَۃٌ: کانپنے والی (یہ قیامت کے پہلے صور کے لیے استعارہ ہے) ﴿یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ﴾ (النّٰزعٰت) ''جس دن کانپے گی کانپنے والی۔''

اَرْجَفَ یُرْجِفُ (افعال) اِرْجَافًا: افواہ پھیلا کر لوگوں میں اضطراب پیدا کرنا۔

مُرْجِفٌ (اسم الفاعل): افواہ پھیلانے والا۔ ﴿لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِہِمْ﴾ (الاحزاب:۶۰) ''البتہ اگر باز نہ آئے منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور افواہ پھیلانے والے مدینہ میں' تو ہم لازماً حاوی کر دیں گے آپؐ کو ان لوگوں پر۔''

ج ث م

جَثَمَ یَجْثُمُ (ن) جَثْمًا: سینے کو زمین سے لگانا' منہ کے بل لیٹنا۔

جَاثِمٌ (اسم الفاعل): اوندھے منہ لیٹنے والا' اوندھے منہ گرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۸۔

ترکیب

(آیت ۷۳) ''اٰیَۃً'' حال ہے۔ ''فَذَرُوْھَا'' فعل امر ہے۔ اس کا جواب امر ہونے کی وجہ سے ''تَاْکُلْ'' مجزوم ہے۔ ''فَیَاْخُذَ'' کا فاسببیہ ہے۔ (آیت ۷۴) ''تَنْحِتُوْنَ'' کا مفعول ''اَلْجِبَالَ'' ہے' جبکہ ''بُیُوْتًا'' تمیز ہے۔ (آیت ۷۵) ''لِمَنْ'' بدل ہے ''لِلَّذِیْنَ'' کا۔ ''اَنَّ'' کا اسم ہونے کی وجہ سے ''صَالِحًا'' حالت نصب میں ہے جبکہ ''مُرْسَلٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''النَّاقَۃَ'' پر لام تعریف ہے۔

ترجمہ:

وَاِلٰی ثَمُوْدَ: اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں قوم) ثمود کی طرف | اَخَاھُمْ: ان کے بھائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صٰلِحًا : صالحؑ کو

يٰقَوْمِ : اے میری قوم

اللّٰهَ : اللہ کی

لَكُمْ : تمہارے لیے

غَيْرُهٗ : اس کے علاوہ

بَيِّنَةٌ : ایک واضح (نشانی)

هٰذِهٖ : یہ

لَكُمْ : تمہارے لیے

فَذَرُوْهَا : پس تم لوگ چھوڑو اس کو

فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ : اللہ کی زمین میں

بِسُوْٓءٍ : کسی برائی سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب

اِذْ : جب

خُلَفَآءَ : خلیفہ

وَّبَوَّاَكُمْ : اور اس نے ٹھکانہ دیا تم کو

تَتَّخِذُوْنَ : تم لوگ بناتے ہو

قُصُوْرًا : محلات

الْجِبَالَ : پہاڑوں کو

فَاذْكُرُوْٓا : پس یاد کرو

وَلَا تَعْثَوْا : اور دندناتے مت پھرو

مُفْسِدِيْنَ : نظم بگاڑنے والا ہوتے ہوئے

الْمَلَاُ : سرداروں نے

اسْتَكْبَرُوْا : گھمنڈ کیا

لِلَّذِيْنَ : ان لوگوں سے جن کو

لِمَنْ : ان سے جو

مِنْهُمْ : ان میں سے

تَعْلَمُوْنَ : تم لوگ جانتے ہو

صٰلِحًا : صالحؑ

قَالَ : انہوں نے کہا

اعْبُدُوا : تم لوگ بندگی کرو

مَا : نہیں ہے

مِّنْ اِلٰهٍ : کوئی بھی الٰہ

قَدْ جَآءَتْكُمْ : تحقیق آ چکی ہے تمہارے پاس

مِّنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے

نَاقَةُ اللّٰهِ : اللہ کی اونٹنی ہے

اٰيَةً : ایک نشانی ہوتے ہوئے

تَاْكُلْ : (تاکہ) وہ کھائے

وَلَا تَمَسُّوْهَا : اور تم لوگ مت چھونا اس کو

فَيَاْخُذَكُمْ : ورنہ پکڑ لے گا تم لوگوں کو

وَاذْكُرُوْٓا : اور یاد کرو

جَعَلَكُمْ : اس نے بنایا تم کو

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ : (قوم) عاد کے بعد سے

فِي الْاَرْضِ : زمین میں

مِنْ سُهُوْلِهَا : اس کی نرم ہموار جگہ سے

وَّتَنْحِتُوْنَ : اور تم لوگ تراشتے ہو

بُيُوْتًا : بطور گھر کے

اٰلَآءَ اللّٰهِ : اللہ کی مہربانیوں کو

فِي الْاَرْضِ : زمین میں

قَالَ : کہا

الَّذِيْنَ : جنہوں نے

مِنْ قَوْمِهٖ : انؑ کی قوم میں سے

اسْتُضْعِفُوْا : کمزور سمجھا گیا

اٰمَنَ : ایمان لائے

اَ : کیا

اَنَّ : کہ

مُّرْسَلٌ : بھیجے ہوئے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِّنْ رَّبِّهٖ : اپنے رب (کی طرف) سے
اِنَّآ : بے شک ہم
اُرْسِلَ : وہ بھیجے گئے
مُؤْمِنُوْنَ : ایمان لانے والے ہیں
الَّذِيْنَ : انہوں نے جن لوگوں نے
اِنَّآ : بے شک ہم
اٰمَنْتُمْ : تم لوگ ایمان لائے
كٰفِرُوْنَ : انکار کرنے والے ہیں
النَّاقَةَ : اس اونٹنی کی
عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ : اپنے رب کے حکم سے
يٰصٰلِحُ : اے صالحؑ
بِمَا : اس کو جس کا
اِنْ : اگر
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ : بھیجے ہوؤں میں سے
الرَّجْفَةُ : زلزلہ نے
فِيْ دَارِهِمْ : اپنے (اپنے) گھر میں
فَتَوَلّٰى : پس انہوںؑ نے رخ پھیرا
وَقَالَ : اور کہا
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ : میں پہنچا چکا ہوں تم کو
وَنَصَحْتُ : اور میں نے خیر خواہی کی
وَلٰكِنْ : اور لیکن
النّٰصِحِيْنَ : خیر خواہی کرنے والوں کو

قَالُوْٓا : انہوں نے کہا
بِمَآ : اس پر
بِهٖ : جس کے ساتھ
قَالَ : کہا
اسْتَكْبَرُوْٓا : گھمنڈ کیا
بِالَّذِيْٓ : اس کا
بِهٖ : جس پر
فَعَقَرُوا : پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹیں
وَعَتَوْا : اور انہوں نے سرکشی کی
وَقَالُوْا : اور کہا
ائْتِنَا : تو لے آ
تَعِدُنَآ : تو وعدہ کرتا ہے ہم سے
كُنْتَ : تو ہے
فَاَخَذَتْهُمُ : تو پکڑا ان کو
فَاَصْبَحُوْا : نتیجتاً وہ ہو گئے
جٰثِمِيْنَ : اوندھے منہ گرے ہوئے
عَنْهُمْ : ان سے
يٰقَوْمِ : اے میری قوم
رِسَالَةَ رَبِّيْ : اپنے رب کا پیغام
لَكُمْ : تمہاری
لَا تُحِبُّوْنَ : تم لوگ پسند نہیں کرتے

نوٹ: عرب کی قدیم ترین اقوام میں عاد کے بعد ثمود دوسری قوم ہے جو سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ نزولِ قرآن سے پہلے اس کے قصے اہلِ عرب میں زبان زدِ عام تھے۔ اس قوم کا مسکن شمال مغربی عرب کا وہ علاقہ تھا جو آج بھی حجر کے نام سے موسوم ہے۔ اب تک وہاں ہزاروں ایکڑ رقبے میں وہ عمارتیں موجود ہیں جن کو ثمود کے لوگوں نے پہاڑوں میں تراش کر بنایا تھا۔ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب ادھر سے گزرے تو آپؐ نے مسلمانوں کو یہ آثارِ عبرت دکھائے۔ آپؐ نے ایک کنویں کی نشاندہی کر کے بتایا کہ اس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ صرف اسی کنویں سے پانی لیں، جبکہ باقی کنوؤں سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پانی لینے سے منع کر دیا۔

سورۃ الشعراء آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸ میں تصریح ہے کہ ثمود والوں نے خود ایک ایسی نشانی کا مطالبہ کیا تھا جس سے یہ واضح ہو جائے کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ اور اس کے جواب میں انہوں نے اونٹنی کو پیش کیا تھا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اونٹنی کا ظہور معجزے کے طور پر ہوا تھا۔ مگر قرآن اس امر کی تصریح نہیں کرتا کہ یہ اونٹنی کس طرح وجود میں آئی۔ کسی حدیث میں بھی اس کے معجزے کے طور پر پیدا ہونے کی کیفیت بیان نہیں کی گئی۔ اس لیے ان روایات کو تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے جو مفسرین نے اس کی کیفیت پیدائش کے متعلق نقل کی ہیں۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۸۰ تا ۸۴

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

غ ب ر

غَبَرَ یَغْبُرُ (ن) غُبُوْرًا: (۱) ٹھہر جانا، پیچھے رہ جانا۔ (۲) غبار آلود ہونا۔

غَابِرٌ (اسم الفاعل): پیچھے رہ جانے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۸۳۔

غَبَرَۃٌ (اسم ذات): گرد، غبار۔ ﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾﴾ (عبس) ''اور کچھ چہرے ہوں گے اس دن جن پر گرد ہوگی۔''

ترجمہ:

وَلُوْطًا: اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں) لوطؑ کو — اِذْ: جب

قَالَ: انہوں نے کہا — لِقَوْمِهٖٓ: اپنی قوم سے

اَ: کیا — تَاْتُوْنَ: تم لوگ آتے ہو

الْفَاحِشَةَ: اس بے حیائی کے پاس — مَا سَبَقَكُمْ: نہیں سبقت کی تم پر

بِهَا: جس میں — مِنْ اَحَدٍ: کسی ایک نے (بھی)

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ: تمام جہانوں میں سے — اِنَّكُمْ: بے شک تم لوگ

لَتَاْتُوْنَ: یقیناً آتے ہو — الرِّجَالَ: مردوں کے پاس

شَهْوَةً: شہوت کرتے ہوئے — مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ: عورتوں کے علاوہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بَلْ : بلکہ	اَنْتُمْ :تم لوگ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ : ایک حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو	وَمَا كَانَ :اورنہیں تھا
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ :انؑ کی قوم کا جواب	اِلَّآ اَنْ :سوائے اس کے کہ
قَالُوْٓا :ان لوگوں نے کہا	اَخْرِجُوْهُمْ : نکالوان کو
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ :اپنی بستی سے	اِنَّهُمْ :یقیناً یہ سب
اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ:ایک بڑا پاک باز گروہ ہے	فَاَنْجَيْنٰهُ :توہم نے نجات دی انؑ کو
وَاَهْلَهٗٓ :اوران کے گھر والوں کو	اِلَّا :سوائے
امْرَاَتَهٗ :ان کی عورت (بیوی) کے	كَانَتْ :وہ تھی
مِنَ الْغٰبِرِيْنَ: پیچھے رہ جانے والوں میں سے	وَاَمْطَرْنَا :اورہم نے برسایا
عَلَيْهِمْ :ان پر	مَّطَرًا :ایک برسنے والی چیز
فَانْظُرْ :تو دیکھو	كَيْفَ :کیسا
كَانَ :تھا	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ: جرم کرنے والوں کاانجام

نوٹ: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ان کا وطن بصرہ کے قریب ارضِ بابل کا علاقہ تھا۔اس میں بت پرستی عام تھی۔ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کونبوت ورسالت عطا کی۔قوم نے مخالفت کی اورانؑ کے گھرانہ میں سے صرف بی بی سارہ اورحضرت لوط علیہ السلام ایمان لائے۔ان دونوں کوساتھ لے کرحضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی اور کنعان کے علاقہ میں مقیم ہوئے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کونبوت عطا فرما کر اُردن اور بیت المقدس کے درمیان ایک مقام سدوم کے لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔یہ علاقہ پانچ بڑے شہروں پر مشتمل تھا اور سدوم کا شہران کا دارالحکومت تھا۔شہروں کے اس مجموعہ کوقرآن کریم نے مؤتفکۃ اور مؤتفکات کے الفاظ میں کئی جگہ بیان کیا ہے۔یہ علاقہ سرسبز اور شاداب تھا۔ہرطرح کے غلّے اور پھلوں کی کثرت تھی۔اللہ تعالیٰ نے ان پراپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیے تھے۔عام انسانی عادت کے تحت دولت وثروت کے نشہ میں مبتلا ہوکرعیش و عشرت کے اس کنارے پرپہنچ گئے کہ خلافِ فطرت فواحش کوبھی اختیار کرلیا۔حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحتوں کا انکار کیااورانہیں اپنی بستی سے نکالنے کا فیصلہ کرلیاتوان پرعذاب نازل ہوا۔

زیرمطالعہ آیت ۸۴ میں مختصراً صرف اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ ان پرایک قسم کی بارش بھیجی گئی۔البتہ سورۃ ہود کی آیات ۸۲۔۸۳ میں عذاب کی وضاحت کی گئی ہے' جس سے معلوم ہوا کہ ان پر پتھروں کی بارش بھی ہوئی تھی اور نیچے سے اس سرزمین کے طبقہ کواوندھا پلٹ دیا گیا تھا۔سورۃ الحجر کی آیات ۷۲۔۷۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب آنے سے پہلے آسمان سے کوئی سخت آواز چنگھاڑ کی صورت میں آئی تھی۔یہ پانچوں الٹی ہوئی بستیاں آج بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موجود ہیں‘ جواب بحر میت یا بحیرۂ مردار (Dead Sea) کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تہ میں ان بستیوں کے کھنڈرات ہیں اور اس کے پانی میں کوئی بھی جاندار جیسے مچھلی‘ مینڈک وغیرہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

آیات ۸۵ تا ۹۳

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْکُمْ
بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ۚ وَلَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ
تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْکُرُوْۤا اِذْ کُنْتُمْ
قَلِیْلًا فَکَثَّرَکُمْ ۪ وَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ کَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْکُمْ اٰمَنُوْا
بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَھُوَ خَیْرُ
الْحٰکِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ ﴿۸۸﴾ۚ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا
اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا یَکُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ
اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا
اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ۚۖ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا
شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚۛ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَانُوْا ھُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ
وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ ۚ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ﴿۹۳﴾ع

م د ن

مَدَنَ یَمْدُنُ (ن) مُدُوْنًا : شہر میں اقامت اختیار کرنا۔

مَدِیْنَةٌ ج مَدَائِنُ : شہر‘ قصبہ۔ ﴿اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ﴾ (الاعراف:۱۲۳) ’’بے شک یہ یقیناً ایک چالبازی ہے‘ تم لوگوں نے جو چال چلی ہے شہر میں۔‘‘ ﴿فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾﴾ (الشعراء) ’’تو بھیجا فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والوں کو۔‘‘

مَدْیَنُ (اسم علم) : خاص نام۔ زیر مطالعہ آیت ۸۵۔

ش ع ب

شَعَبَ یَشْعَبُ (ف) شَعْبًا : (۱) جمع کرنا‘ درست کرنا۔ (۲) متفرق کرنا‘ بگاڑنا۔

شَعْبٌ ج شُعُوْبٌ : بڑا قبیلہ‘ قوم۔ ﴿وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ﴾ (الحجرات:۱۳) ’’اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُس نے بنایا تم لوگوں کو قومیں اور قبیلے باہمی تعارف کے لیے۔‘‘

شُعْبَۃٌ ج شُعَبٌ : فرقہ‘ درخت کی شاخ۔ ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ﴾ (المُرسلات)

’’تم لوگ چلو ایک ایسے سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔‘‘

شُعَیْبٌ (فُعَیْلٌ کے وزن پر اسم التصغیر اور اسمِ عَلَم ہے) : خاص نام۔

ترکیب

(آیت ۸۶) ’’تُوْعِدُوْنَ، تَصُدُّوْنَ‘‘ اور ’’تَبْغُوْنَ‘‘ یہ تینوں ’’لَا تَقْعُدُوْا‘‘ کا حال ہیں۔ (آیت ۸۹) ’’اِنْ عُدْنَا‘‘ شرط ہے اور ’’قَدِ افْتَرَیْنَا‘‘ جوابِ شرط مقدم ہے۔ اس لیے ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔

ترجمہ:

وَاِلٰی مَدْیَنَ : اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں) مدین والوں کی طرف	اَخَاھُمْ : ان کے بھائی
شُعَیْبًا : شعیبؑ کو	قَالَ : انہوں نے کہا
یٰقَوْمِ : اے میری قوم	اعْبُدُوا : تم لوگ بندگی کرو
اللّٰہَ : اللہ کی	مَا لَکُمْ : نہیں ہے تمہارے لیے
مِّنْ اِلٰہٍ : کوئی بھی الٰہ	غَیْرُہٗ : اس کے علاوہ
قَدْ جَآءَتْکُمْ : آ چکی ہے تمہارے پاس	بَیِّنَۃٌ : ایک واضح (نشانی)
مِّنْ رَّبِّکُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے	فَاَوْفُوا : پس تم لوگ پورا کرو
الْکَیْلَ : ناپنے کو	وَالْمِیْزَانَ : اور ترازو کو
وَلَا تَبْخَسُوا : اور حق سے کم مت دو	النَّاسَ : لوگوں کو
اَشْیَآءَھُمْ : ان کی چیزیں	وَلَا تُفْسِدُوْا : اور نظم مت بگاڑو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں	بَعْدَ اِصْلَاحِھَا : اس کی اصلاح کیے جانے کے بعد
ذٰلِکُمْ : یہ	خَیْرٌ : بہتر ہے
لَّکُمْ : تمہارے لیے	اِنْ : اگر
کُنْتُمْ : تم لوگ ہو	مُّؤْمِنِیْنَ : ایمان لانے والے
وَلَا تَقْعُدُوْا : اور تم لوگ مت بیٹھو	بِکُلِّ صِرَاطٍ : ہر ایک راہ پر
تُوْعِدُوْنَ : دھمکی دیتے ہوئے	وَتَصُدُّوْنَ : اور روکتے ہوئے
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ : اللہ کی راہ سے	مَنْ : اس کو جو
اٰمَنَ : ایمان لایا	بِہٖ : اس پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَتَبْغُوْنَهَا : اور تلاش کرتے ہوئے اس میں	عِوَجًا : کوئی کجی
وَاذْكُرُوْٓا : اور یاد کرو	اِذْ : جب
كُنْتُمْ : تم لوگ تھے	قَلِيْلًا : تھوڑے سے
فَكَثَّرَكُمْ : پھر اس نے کثرت دی تم کو	وَانْظُرُوْا : اور غور کرو
كَيْفَ : کیسا	كَانَ : تھا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ : نظم بگاڑنے والوں کا انجام	وَاِنْ : اور اگر
كَانَ : ہے	طَآئِفَةٌ : ایک ایسا گروہ
مِّنْكُمْ : تم میں سے	اٰمَنُوْا : جو ایمان لایا
بِالَّذِيْٓ : اس پر	اُرْسِلْتُ : میں بھیجا گیا
بِهٖ : جس کے ساتھ	وَطَآئِفَةٌ : اور ایک ایسا گروہ
لَّمْ يُؤْمِنُوْا : جو ایمان نہیں لایا	فَاصْبِرُوْا : تو صبر کرو
حَتّٰى : یہاں تک کہ	يَحْكُمَ : فیصلہ کرے
اللّٰهُ : اللہ	بَيْنَنَا : ہمارے مابین
وَهُوَ : اور وہ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ : فیصلہ کرنے والوں کا بہترین ہے
قَالَ : کہا	الْمَلَاُ : سرداروں نے
الَّذِيْنَ : جنہوں نے	اسْتَكْبَرُوْا : گھمنڈ کیا
مِنْ قَوْمِهٖ : انؑ کی قوم میں سے	لَنُخْرِجَنَّكَ : ہم لازماً نکال دیں گے آپؐ کو
يٰشُعَيْبُ : اے شعیبؑ	وَالَّذِيْنَ : اور ان کو جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	مَعَكَ : آپؐ کے ساتھ
مِنْ قَرْيَتِنَآ : اپنی بستی سے	اَوْ : یا
لَتَعُوْدُنَّ : تم لوگ لازماً واپس ہو گے	فِيْ مِلَّتِنَا : ہماری ملت میں
قَالَ : انہوںؑ نے کہا	اَوَلَوْ : اور کیا اگر
كُنَّا : ہم ہوں	كٰرِهِيْنَ : کراہیت کرنے والے (واپسی سے)
قَدِ افْتَرَيْنَا : ہم تو گھڑ چکے ہوں گے	عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر
كَذِبًا : ایک جھوٹ	اِنْ : اگر
عُدْنَا : ہم واپس ہوں گے	فِيْ مِلَّتِكُمْ : تمہاری ملت میں
بَعْدَ اِذْ : اس کے بعد کہ جب	نَجّٰنَا : نجات دی ہم کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللّٰهُ :اللہ نے
مِنْهَا :اس سے
وَمَا يَكُوْنُ :اور نہیں ہوگا (ممکن)
لَنَآ :ہمارے لیے
اَنْ : کہ
نَّعُوْدَ : ہم واپس ہوں
فِيْهَآ :اس میں
اِلَّآ اَنْ :سوائے اس کے کہ
يَّشَآءَ : چاہے
اللّٰهُ :اللہ
رَبُّنَا : جو ہمارا رب ہے
وَسِعَ :وسیع ہوا
رَبُّنَا :ہمارا رب
كُلَّ شَيْءٍ : ہر چیز پر
عِلْمًا : بلحاظ علم کے
عَلَى اللّٰهِ :اللہ ہی پر
تَوَكَّلْنَا : ہم نے بھروسہ کیا
رَبَّنَا :اے ہمارے رب
افْتَحْ :تو فیصلہ کر دے
بَيْنَنَا :ہمارے درمیان
وَبَيْنَ قَوْمِنَا :اور ہماری قوم کے درمیان
بِالْحَقِّ :حق کے ساتھ
وَاَنْتَ :اور تو
خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ :فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے
وَقَالَ :اور کہا
الْمَلَاُ :سرداروں نے
الَّذِيْنَ : جنہوں نے
كَفَرُوْا :انکار کیا
مِنْ قَوْمِهٖ :ان کی قوم میں سے
لَئِنِ :بے شک اگر
اتَّبَعْتُمْ :تم لوگوں نے پیروی کی
شُعَيْبًا :شعیبؑ کی
اِنَّكُمْ :تو یقیناً تم لوگ
اِذًا : پھر تو
لَّخٰسِرُوْنَ:ضرور ہی خسارہ پانے والے ہوگے
فَاَخَذَتْهُمُ : پھر پکڑا ان کو
الرَّجْفَةُ : زلزلے نے
فَاَصْبَحُوْا :تو وہ ہو گئے
فِيْ دَارِهِمْ :اپنے (اپنے) گھر میں
جٰثِمِيْنَ :اوندھے منہ گرے ہوئے
الَّذِيْنَ :وہ لوگ جنہوں نے
كَذَّبُوْا : جھٹلایا
شُعَيْبًا :شعیبؑ کو
كَاَنْ :تو گویا
لَّمْ يَغْنَوْا :وہ رہتے ہی نہ تھے
فِيْهَا :اس میں
اَلَّذِيْنَ : جنہوں نے
كَذَّبُوْا : جھٹلایا
شُعَيْبًا :شعیبؑ کو
كَانُوْا : تھے
هُمُ :وہ لوگ ہی
الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ پانے والے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَتَوَلّٰی :تو انہوں نے رخ پھیرا
عَنۡهُمۡ :ان سے
وَقَالَ :اور کہا
یٰقَوۡمِ :اے میری قوم
لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ :میں پہنچا چکا تم کو
رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ :اپنے رب کے پیغامات
وَنَصَحۡتُ :اور میں نے خیر خواہی کی
لَكُمۡ :تمہاری
فَكَيۡفَ :تو (اب) کیسے
اٰسٰی :میں افسوس کروں
عَلٰی قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ :ایک انکار کرنے والی قوم پر

نوٹ: اہلِ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے مدیان کی طرف منسوب ہیں جو ان کی تیسری بیوی قطوراء کے بطن سے تھے۔ ان کا علاقہ حجاز کے شمال مشرق اور فلسطین کے جنوب میں تھا اور ان کے شہر کا نام بھی مدین ہے۔ یہ شہر آج بھی شرقِ اردن کی بندرگاہ معان کے قریب موجود ہے۔ یہ ایک بڑی تجارت پیشہ قوم تھی۔ اس زمانے کی دو بڑی تجارتی شاہراہوں کے عین چوراہے پر ان کی بستیاں تھیں۔ اس لیے عرب کا بچہ بچہ ان سے واقف تھا اور ان کے مٹ جانے کے بعد بھی عرب میں ان کی شہرت برقرار رہی' کیونکہ عربوں کے تجارتی قافلے رات دن ان کے آثارِ قدیمہ سے گزرتے تھے۔

بنی اسرائیل کی طرح اہل مدین بھی مسلمان ہی تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی حالت ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد چھ سات سو سال تک مشرک اور بداخلاق قوموں سے روابط کی وجہ سے یہ لوگ شرک بھی سیکھ گئے اور بداخلاقیوں میں بھی مبتلا ہو گئے' مگر ایمان کا دعوٰی اور اس پر فخر برقرار تھا۔ حضرت شعیبؑ کا ان سے تقاضا یہی تھا کہ حضرت ابراہیمؑ انسانوں اور انسانی معاشرے کی جو اصلاح کر گئے ہیں' اس کو مت بگاڑو۔ ﴿**وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا**﴾ کا یہی مطلب ہے۔

قرآن مجید نے ان کا ذکر کہیں اہل مدین اور اصحابِ مدین کے نام سے کیا ہے اور کہیں اصحاب ایکہ کے نام سے۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ دونوں قومیں الگ الگ تھیں اور ان کی بستیاں بھی الگ تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام پہلے ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ان کی ہلاکت کے بعد دوسری قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔ دونوں قوموں پر جو عذاب آیا اس کے الفاظ مختلف ہیں۔ اصحابِ مدین کے لیے کہیں صَیحة اور کہیں رَجۡفة مذکور ہے اور اصحاب ایکہ کے لیے **عذابُ یومِ الظُّلّة** ذکر کیا گیا۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اصحابِ مدین اور اصحابِ ایکہ ایک ہی قوم کا نام ہے اور اس قوم پر تینوں عذاب جمع ہوئے تھے۔ پہلے بادل سے آگ برسی' پھر اس کے ساتھ سخت آواز چنگھاڑ کی شکل میں آئی' پھر زلزلہ آیا۔ ابن کثیرؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

(تفہیم القرآن اور معارف القرآن سے ماخوذ)

© rasailojaraid.com